قضائے حاجت کے شرعی احکام

از: مفتی محمد راشد ڈسکوی
استاذ جامعہ فاروقیہ، کراچی

جی ہاں، کیوں نہیں!! ”ہمارے نبی ﷺ نے ہمیں سب کچھ ہی سکھلایا ہے، اور استنجے سے متعلق بھی ضروری ہدایات دی ہیں“۔ یہ تاریخی کلمات حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے ان مشرکین کے جواب میں ارشاد فرمائے تھے جو بطورِ استہزاء اور طنز کہہ رہے تھے کہ ”تمہارے نبی تو تمہیں پیشاب پاخانہ کرنے کے طریقے بھی سکھاتے ہیں!“

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے مزید یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ پاخانہ یا پیشاب کے وقت ہم قبلہ کی طرف رُخ کریں یا یہ کہ ہم داہنے ہاتھ سے استنجا کریں، یا یہ کہ ہم استنجے میں تین پتھرون سے کم استعمال کریں، یا یہ کہ ہم کسی چوپائے (اونٹ، گھوڑے یا بیل وغیرہ) کے فضلے (گوبر اور لید وغیرہ) یا ہڈی سے استنجا کریں۔

(صحیح مسلم، كتاب الطهارة، باب الاستطابة، رقم الحديث: ٢٦٢، بيت الأفكار)

حدیثِ مبارکہ سے مستفاد امور

علامہ طیبیؒ اس حدیث کے ضمن میں لکھتے ہیں، کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے حکمت سے بھرپور جواب دیا، آپ نے اس کے استہزاء کی کوئی پروا نہ کی اور ایسا جواب دیا جو ایک شیخ اپنے مرید کی راہنمائی کرتے ہوئے دیتا ہے، یعنی: اس استہزاء کرنے والے کو یہ فرمایا کہ ”یہ کوئی قابل استہزاء بات نہیں ہے بلکہ یہ تو ایک اٹل حقیقت اور قابلِ اعزاز بات ہے، اور جب ایسا ہے تو تم پر لازم ہے کہ ہٹ دھرمی چھوڑو اور صراط مستقیم کو اختیار کرو، یہ صراطِ مستقیم تمہارے باطن اور ظاہر کو پلیدگیوں اور نجاستوں سے پاک کر دے گا“۔ (فتح الملہم، کتاب الطھارہ، باب الاستطابۃ، ۲/۱۱۵، مکتبہ دارالعلوم کراچی)

مندرجہ بالا حدیثِ مبارکہ میں پیشاب پاخانہ کرنے سے متعلق چار ہدایات ارشاد فرمائی ہیں:

قضائے حاجت کے وقت کس طرف منہ کیا جائے؟

(۱) قضائے حاجت کے وقت اس طرح بیٹھا جائے کہ قبلے کی طرف نہ منہ ہو اور نہ ہی پیٹھ۔ یہ حکم قبلہ کے ادب واحترام اور تقدس کی خاطر تھا کہ کوئی بھی ذی شعور انسان جو لطیف اور روحانی حقیقتوں کا ادراک کرنے والا ہو وہ اس موقعہ پر کسی مقدس اور محترم چیز کی طرف منہ یا پشت کرنے کو بے ادبی شمار کرتے ہوئے اس طرز کے اپنانے سے گریز کرے گا۔

استنجا کس ہاتھ سے کیا جائے؟

(۲) دوسری ہدایت یہ دی گئی کہ اس عمل کے لیے اپنا دایاں ہاتھ استعمال نہ کیا جائے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر فوقیت دی ہے، اس ہاتھ کو اعلیٰ، محترم، مقدس، صاف ستھرے اور نفیس کاموں کے لیے تو استعمال کیا جا سکتا ہے، گھٹیا اور رذیل کاموں کے لیے نہیں؛ چناں چہ! دائیں ہاتھ کے شرف واحترام کی وجہ سے استنجا کرتے ہوئے استعمال نہیں کیا جائے گا۔

کتنے ڈھیلوں سے استنجا کیا جائے؟

(۳) تیسری ہدایت یہ کی گئی ہے کہ استنجے کے لیے کم از کم تین ڈھیلوں کو استعمال کیا جائے، اس کی وجہ یہ تھی کہ عام طور پر صفائی تین پتھروں سے کم میں پوری طرح نہیں ہوتی؛ اس لیے حکم دیا گیا کہ تین پتھر استعمال کرکے اچھی طرح اور مکمل صفائی کی جائے؛ چناں چہ اگر کسی شخص کی صفائی تین پتھروں سے حاصل نہ ہو تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ تین سے زائد پتھر استعمال کرے تاکہ کامل صفائی ہو جائے۔ نیز حدیثِ مذکور میں پتھر کا ذکر کیا گیا ہے، یہ اس زمانے میں ملنے والی عام چیز کی وجہ سے تھا، موجودہ دور میں شہروں میں بنے ہوئے پختہ بیت الخلاء میں ٹوائلٹ پیپر استعمال کیا جائے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں؛ اسی طرح ہر وہ پاک چیز جس سے صفائی کا مقصد حاصل ہو سکتا ہو اور اس کا استعمال اس کام کے لیے موضوع بھی ہو اور جسم کے لیے نقصان دہ بھی نہ ہو۔

جانوروں کے فضلات سے استنجا کرنے کا حکم

(۴) چوتھی ہدایت یہ دی گئی ہے کہ استنجا کے لیے کسی جانور کی گری پڑی ہڈی یا ان کے فضلے (لید، گوبر وغیرہ) کو استعمال نہ کیا جائے، دراصل اس طرح زمانۂ جاہلیت میں کرلیا جاتا تھا؛ حالانکہ یہ فطرتِ سلیمہ کے خلاف ہے۔ احادیثِ مبارکہ میں متفرق طور پر قضائے حاجت سے متعلق بہت سے احکامات مذکور ہیں، نیز! فقہاء کرام نے ان احادیث کی روشنی میں بہت سے

مسائل کتبِ فقہ میں ذکر کیے ہیں، ذیل میں قضائے حاجت سے متعلق مختلف اہم مسائل نقل کیے جاتے ہیں؛ تاکہ ہم اپنا یہ عمل بھی شریعت کے مطابق انجام دے سکیں۔

قضائے حاجت سے قبل کی مسنون دعا

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''حاجت کے ان مقامات میں خبیث مخلوق شیاطین وغیرہ رہتے ہیں، پس تم میں سے جب کوئی بیت الخلاء جائے تو چاہیے کہ پہلے یہ دعا پڑھے، أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبائِثِ''[ترجمہ: میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں خبیث جنوں اور خبیث جنّیوں سے۔

(سنن أبي داؤد، كتاب الطهارة، باب ما يقول الرجل إذا دخل الخلاء، رقم الحديث: ٦، ١/٣، دار ابن الحزم)

اس دعا کی برکت سے انسان شریر جنات کے اثرات سے محفوظ ہو جاتا ہے؛ کیوں کہ یہ گندی جگہیں جنات وشیاطین کا مسکن ہوتی ہیں اور یہ مخلوق ان جگہوں پر آکر فراغت حاصل کرنے والوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرتی ہے؛ اسی لیے سرکارِ دو عالم ﷺ کی طرف سے اس بات کی تعلیم دی گئی کہ جب تم قضائے حاجت کے لیے ایسی جگہوں پر جاؤ تو ان کے شرور سے بچنے کے لیے اللہ کی پنا میں آجایا کرو؛ چناں چہ روایات میں آتا ہے کہ اس دعا کے پڑھنے والا شریر جن اور شریر جنّیوں کے اثرات سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

قضائے حاجت کے بعد کی دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب بھی قضائے حاجت سے فارغ ہوتے تو ''غُفرَانَكَ'' کہتے تھے [ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتا ہوں۔

(السننالكبرىٰ للنسائي، كتاب الطهارة، ما يقول إذا خرج من الخلاء، رقم الحديث: ٩٨٢٥، مؤسسة الرسالة)

ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب قضائے حاجت سے فارغ ہوتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے: ''اَلحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَذْهَبَ عَنِّيْ الْأَذىٰ وعَافَانِيْ''. (سنن کبریٰ ۹۸۲۵) ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جس نے مجھ سے گندگی دور کی اور مجھے تکلیف سے عافیت دی۔ یہ دعا بڑی اہمیت کی حامل ہے؛ اس لیے کہ انسان جو کچھ بھی کھاتا ہے،

اس کا ایک حصہ جسم کے لیے تقویت کا باعث بنتا ہے، اور ایک حصہ بہ طورِ فضلہ جسم سے خارج ہو جاتا ہے، اس غذا کا جسم سے خارج ہونا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، اگر یہ فُضلہ جسم سے نہ نکلے تو انسان بیماریوں میں مبتلا ہو جائے، اس دعا میں اللہ کی اس نعمت پر شکر ادا کرنا ہے، کہ اس نے ہمیں اس گندگی سے نجات دی، اس کو "أَذْهَبَ عَنِّيْ الْأَذىٰ" سے تعبیر کیا، اسی کے مناسب "غُفْرَانَكَ" کے ساتھ کی جانے والی دعا ہے، حکمت اور مقصد اس دعا کا یہ ہے کہ اے اللہ جیسے تو نے میرے جسم سے زائد فضلات کو دور کر کے مجھے گندگی سے نجات عطا فرمائی اور مجھے عافیت جیسی عظیم نعمت نصیب فرمائی، ایسے ہی تو میرے باطن کو صاف فرما دے اور میرے گناہوں کی مغفرت فرما۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے ہم پر ایک اور انعام کیا کہ اس نے جسم سے ساری کی ساری غذا نہیں نکال دی، اگر ایسا ہو جاتا تو ہم زندہ ہی نہ رہتے، اس نعمت کے شکر کو "وَعَافَانِيْ" سے تعبیر کیا گیا ہے۔

فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ ان دونوں دعاؤں "غُفْرَانَكَ" اور "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَذْهَبَ عَنِّيْ الْأَذىٰ وَعَافَانِيْ" کو جمع کر کے پڑھا جائے؛ البتہ اگر کسی کو دوسری دعا نہ آتی ہو تو پھر صرف "غُفْرَانَكَ" پڑھ لے۔

بیت الخلاء اور غسل خانہ اکٹھا ہونے کی صورت میں دعائیں کس جگہ پڑھی جائیں؟

آج کل گھروں میں باتھ روم، حمام، واش بیسن وغیرہ اکٹھے بنے ہوتے ہیں، اس صورت میں جب قضائے حاجت کے لیے ان جگہوں میں داخل ہو تو غسل خانے میں داخل ہونے سے پہلے دعا پڑھے، اور جب فارغ ہو کر نکلے تو نکلنے کے بعد دعا پڑھے۔

نیز! اگر قضائے حاجت کسی میدان، جنگل یا صحراء وغیرہ میں کرنی پڑے تو اس صورت میں قضائے حاجت سے پہلے پڑھی جانے والی دعا ستر کھولنے سے قبل پڑھے اور قضائے حاجت کے بعد پڑھی جانے والی دعا ستر چھپا لینے کے بعد پڑھے۔

(ردالمحتار، کتاب الطهارة، مطلب: في دلالة المفهوم، ۲۲۷/۱، دار عالم الکتب)

اسی کی طرف حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں بھی اشارہ موجود ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس دعا کے پڑھنے کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ "جب تم بیت الخلاء میں داخل ہو، یا داخل ہونے کا ارادہ کرو تو یہ دعا پڑھ لو". (السنن الکبریٰ للنسائي، کتاب الطهارة، ما یقول إذا دخل في الخلاء، رقم الحدیث: ۹۸۲۳، ۳۵/۹، مؤسسة الرسالة)

البتہ! اس جگہ ایک بات پیش نظر رہنی چاہیے کہ اوپر ذکر کردہ لفظ ''بیت الخلاء'' سے مراد زمانہ ماضی کے وہ بیت الخلاء ہیں، جہاں قضائے حاجت کر لینے کے بعد گندگی ونجاست پڑی رہتی تھی، بعد میں اسے اکٹھا کر کے دور جنگل وغیرہ میں جا کر پھینکا جاتا تھا، موجودہ دور کے پختہ اور سنگ مرمر کے بنے ہوئے بیت الخلاء اس مفہوم سے بالاتر ہیں، پس اگر اس قسم کے بیت الخلاء میں گندگی وغیرہ پھیلی ہوئی نہ ہو تو اس میں دعا ستر کھولنے سے قبل پڑلی جائے، اس کی بھی گنجائش ہے؛ کیوں کہ ان بیت الخلاؤں میں دعا پڑھنے کی صورت میں وہ خرابی نہیں ہے جو گندگی والے بیت الخلاء میں لازم آتی تھی؛ لیکن اس صورت میں بھی بہتر یہی ہے کہ دعا بیت الخلاء سے باہر پڑھ کے داخل ہوا جائے۔

بیت الخلاء میں زبان سے کلمہ پڑھنے اور قرآنِ پاک کی تلاوت کا حکم:

بیت الخلاء میں زبان سے کلمہ پڑھنا، کوئی ذکر کرنا، قرآنِ پاک کی تلاوت کرنا یا اندر جا کر مسنون دعا پڑھنا جائز نہیں؛ البتہ دل ہی دل میں ذکر کرنا یا چھینک وغیرہ کے جواب میں دل میں ہی ''الحمدللہ'' کہنا جائز ہے۔

(الفتاوى العالمگيريه، كتاب الطهارة، الفصل الثالث في الاستنجاء: ۵۰/۱، رشيديه)

بیت الخلاء میں لفظِ ''اللہ'' اور حروفِ مقطعات والی انگوٹھی یا لاکٹ پہن کے جانے کا حکم

بیت الخلاء میں ایسی انگوٹھی یا لاکٹ پہن کے جانا، جس پر لفظِ اللہ یا حروفِ مقطعات لکھے ہوں جائز نہیں ہے، ایسی انگوٹھی یا لاکٹ باہر رکھ کے پھر داخل ہونا چاہیے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا عمل نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تھے تو اپنی انگوٹھی اتار کر باہر ہی رکھ دیتے تھے۔

(سنن أبي داؤد، كتاب الطهارة، باب ما يقول الرجل إذا دخل الخلاء، رقم الحديث: ٦، ٣/١، دار ابن الحزم)

اگر یہ چیزیں کسی چیز میں لپٹی ہوئی ہوں یا جیب میں ہوں یا لاکٹ گریبان میں قمیص کے نیچے چھپا ہوا ہو تو ان کے ساتھ بیت الخلاء میں جانے کی گنجائش ہے؛ لیکن بہتر پھر بھی یہی ہے کہ یہ اشیاء باہر رکھ کے اندر جائیں۔

کن چیزوں سے استنجاء کرنا جائز ہے اور کن سے ناجائز؟

کاغذ، کھانے کی چیز، گوشت، درخت کے پتوں، نجس اشیاء، ہڈی، لید، گوبر، شیشہ، پختہ اینٹ، کوئلہ، ٹھیکری، بال اور اسی طرح دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا جائز نہیں، اس کے علاوہ ہر ایسی

چیز جو قابلِ احترام نہ ہو، خوراک نہ ہو، جسم کے لیے نقصان دہ بھی نہ ہو اور قیمتی بھی نہ ہو تو اس سے استنجا کرنا جائز ہے۔

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الطهارة، صفة الاستنجاء بالماء، ۱/۵۵، دار الكتب العلمية)

ڈھیلوں سے استنجاء کرنے کا حکم

اگر کوئی شخص پانی سے استنجاء کرنے کے بجائے صرف ڈھیلوں سے استنجاء کرنا چاہے تو اس سلسلے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر نجاست مخرج سے تجاوز کر جائے اور زائد کی مقدار ایک درہم سے زائد نہ ہو، تو بغیر دھوئے صرف ڈھیلے کے استعمال کرنے سے طہارت حاصل ہو جائے گی۔

لیکن مخرج سے تجاوز کرنے والی نجاست اگر درہم کی مقدار سے زائد ہو تو اسے بلا عُذر دھوئے بغیر چھوڑ دینا اور اسی طرح نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے اور اگر بقدرِ درہم یا اس سے کم ہو تو مکروہِ تنزیہی ہے۔

(رد المحتار: كتاب الطهارة، باب الأنجاس: ۱/۵۲۲، دار عالم الكتب)

دیر تک قطرے آنے والوں کے لیے طہارت کا طریقہ

اگر پیشاب کرنے کے بعد کسی کو قطرے آنے کا مرض ہو تو اسے چاہیے کہ پہلے ڈھیلے یا ٹوائلٹ پیپر سے اچھی طرح خشک کر لے حتی کہ پیشاب کی نالی کو خالی کرنے کی اپنی مقدور بھر کوشش کر لے، اس کے بعد پانی سے استنجاء کرے۔

(ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، مطلب في الفرق بين الاستبراء والاستسقاء والاستنجاء: ۱/۵۵۸، دارعالم الكتب)

پردے کی عدم موجودگی میں صرف ڈھیلوں کے استعمال کا حکم

اگر کوئی شخص کسی ایسی جگہ ہو جہاں پردے کے ساتھ استنجاء کرنا ممکن نہ ہو تو وہاں قضائے حاجت کے بعد صرف ڈھیلوں یا ٹوائلٹ پیپر کے ساتھ استنجاء کرنے پر اکتفاء کرے، ایسی جگہ پر دوسروں کے سامنے ستر کھول کر پانی سے استنجاء کرنا جائز نہیں۔

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الطهارة، صفة الاستنجاء بالماء، ۱/۵۵، دار الكتب العلمية)

شلّ ہاتھ والا استنجاء کیسے کرے؟

اگر کسی شخص کا بایاں ہاتھ شل ہو اور وہ اپنے بائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے پر قادر نہ ہو؛ تو دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے اور اگر دایاں ہاتھ بھی شل ہو تو پھر ایسے شخص کے لیے حکم یہ ہے کہ کوئی

دوسرا شخص (اپنی نظروں کی حفاظت کرتے ہوئے) پانی ڈالے اور اگر کوئی ایسا شخص بھی نہ ہو تو ایسے شخص سے استنجاء معاف ہے۔

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الطهارة، صفة الاستنجاء بالماء، ۵۵/۱، دار الكتب العلمية)

مریض آدمی کے لیے استنجاء کا حکم

ایسا مریض جو وضو کرنے پر قادر نہ ہو؛ لیکن اس کی بیوی موجود ہو تو وہ اسے استنجاء اور وضو کرائے اور اگر اس کی بیوی نہ ہو؛ لیکن بیٹا یا بھائی موجود ہو تو اس کا بیٹا یا بھائی اس مریض کو وضو کرائے۔ اسی طرح کوئی عورت مریضہ ہو اور اس کا شوہر بھی ہو تو اس کا شوہر اپنی بیوی کو بوقت ضرورت وضو بھی کروائے گا اور استنجاء بھی کروائے گا اور اگر اس کا شوہر نہ ہو؛ لیکن اس کی بیٹی یا بہن موجود ہوں تو وہ وضو کرائیں۔

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الطهارة، صفة الاستنجاء بالماء، ۵۵/۱، دار الكتب العلمية)

قضائے حاجت کے وقت باتیں کرنا اور ایک دوسرے کے ستر کو دیکھنا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”دو آدمی قضاء حاجت کرتے ہوئے آپس میں باتیں نہ کریں کہ دونوں ایک دوسرے کے ستر کو دیکھ رہے ہوں؛ کیوں کہ اللہ تعالیٰ اس بات پر ناراض ہوتے ہیں“۔

(سنن ابن ماجة، كتاب الطهارة، باب النهي عن الاجتماع علىٰ الخلاء والحديث عنده، رقم الحديث: ۳۴۲، ۷۸/۱، مكتبة المعارف، الرياض)

انسانی شرافت سے بہت دور اور بڑی بدتہذیبی کی بات ہے کہ دو افراد ننگے ہو کر ایک دوسرے کے سامنے اپنی حاجت سے فارغ ہوں اور اس سے بھی بڑی بے حیائی یہ ہے کہ اس دوران وہ دونوں آپس میں بات چیت بھی کرتے رہیں، یہ امر شرعاً جائز نہیں ہے۔

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کا حکم

اگر کسی جگہ پانی کھڑا ہو تو اس میں پیشاب کرنا جائز نہیں ہے؛ اس لیے کہ اس پانی کو بہت سے کاموں میں استعمال کیا جانا ممکن ہے، حدیث پاک میں آتا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے“۔ (سنن ابن ماجة، كتاب الطهارة، باب النهي عن البول في الماء الراكد، رقم الحديث: ۳۴۴، ۱/ ۷۸، مكتبة المعارف، الرياض)

کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کا حکم

آج کل جدید تہذیب کے دلدادے، مغربیت کی تقلید میں کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کو جدیدیت، تہذیب اور اسلوب زندگی شمار کرتے ہیں، اس عمل کے لیے نہ بیٹھنے کو ضروری خیال کرتے ہیں اور نہ ہی پانی سے استنجاء کرنے کو کوئی اہمیت دیتے ہیں، اب تو باقاعدہ ہرجگہ پیشاب کے لیے دیواروں میں ایسی جگہیں بنائی جاتی ہیں، جہاں کھڑے ہوکر پیشاب کرنا ممکن ہوتا ہے، اور ایسے بیت الخلاء ائیر پورٹ، ریلوے اسٹیشن، رُوٹ کی بڑی بسوں کے اڈوں اور سعودیہ میں حاجیوں کے لیے تیار کی جانے والی رہائش گاہوں میں تیار کیے گئے ہوتے ہیں؛ حالاں کہ کھڑے ہوکر استنجا کرنا شرعاً ممنوع ہے، اس فعل کے مرتکب اپنے کپڑوں کو بھی پاک نہیں رکھ سکتے اور اپنے بدن کو بھی نہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک بار (ابتدائے اسلام میں جب مجھے مسئلے کا علم نہیں تھا) مجھے کھڑے ہوکر پیشاب کرتے ہوئے دیکھ لیا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے عمر! کھڑے ہوکر پیشاب مت کر''، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے (کبھی) کھڑے ہوکر پیشاب نہیں کیا۔ (سنن ابن ماجة، کتاب الطهارة، باب في البول قاعداً، رقم الحديث: ۳۰۸، ۱/۱۹۶)

درحقیقت یہ دشمنانِ اسلام کی سازش ہے، کہ مسلمانوں کو ان کے پیغمبر علیہ السلام کی مبارک سنتوں سے اتنا دور کردیا جائے کہ وہ اپنے ہی مسلم معاشرے میں اپنے نبی کی اتباع میں عار محسوس کریں۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم خود اپنی ذات سنت طریقے کے مطابق کرلیں، اور اپنی اولاد بالخصوص نابالغ اولاد کی نگرانی کریں، کہ کہیں کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی عادی تو نہیں بن رہی ہیں یا وہ پیشاب کرنے کے بعد استنجا لیتی ہے یا نہیں؟! اور اگر ایسا محسوس ہو تو فوراً مناسب تنبیہ کریں۔

پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنے کا وبال

کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی صورت میں کپڑوں پر یا بدن پر چھینٹوں کا گرنا ایک یقینی امر ہے، دیکھنے کے اعتبار سے تو یہ چھوٹا اور معمولی عمل ہے؛ لیکن جزا کے اعتبار سے پیشاب کی چھینٹوں سے اپنے آپ کو نہ بچانا بہت بڑے وبال کا سبب ہے۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک بار نبی اکرم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گذرے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور ان دونوں کو عذاب کوئی بڑے بڑے اور مشکل کاموں کی وجہ سے نہیں ہو رہا؛ بلکہ ان میں سے ایک کو پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنے کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے اور دوسرے کو غیبت کرنے کی وجہ سے''۔

(سنن ابن ماجة، کتاب الطهارة، باب: التشديد في البول، رقم الحديث: ۳۴۹، ۲۱۹/۱، دار المعرفة، بيروت)

اس لیے پیشاب کرنے کے بعد بہتر یہ ہے کہ پہلے کسی ڈھیلے یا ٹشو پیپر وغیرہ سے قطرات کو خشک کریں، اس کے بعد پانی کا استعمال کریں۔ اس طریقے سے مثانہ اور پیشاب کی نالی اچھی طرح خالی ہو جاتی ہے، فارغ ہونے کے بعد قطرے وغیرہ ٹپکنے سے امن رہتا ہے۔

قبلہ کی طرف منہ یا پشت کر کے پیشاب کرنے کا حکم

قضائے حاجت کے احکام میں سے ایک حکم یہ بھی ہے کہ اس عمل کے دوران قبلے کی طرف نہ منہ کیا جائے اور نہ ہی پُشت، ایسا کرنا مکروہِ تحریمی ہے، چاہے قضائے حاجت کا وقت ہو یا (ننگے ہو کر) غسل کرنے کی حالت ہو، شہر میں ہو یا دیہات میں، جنگل میں ہو یا صحرا میں، تمام صورتوں میں یہی حکم ہے۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنابِ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جب تم میں سے کوئی پیشاب کرنے کے لیے آئے تو قبلے کی طرف نہ چہرہ کرے اور نہ ہی پشت کرے۔ (صحيح البخاری، کتاب الوضوء، باب لا يستقبل القبلة بغائط أو بولٍ، رقم الحديث: ۱۴۴، ۶۸/۱، المكتبة السلفية)

قبلے کی طرف بنے ہوئے بیت الخلاء کا حکم

اگر کسی گھر میں بیت الخلاء قبلہ رُو بنا ہوا ہو یا اس طرح بنا ہو کہ قبلہ کی طرف پُشت ہوتا ہو تو اہلِ خانہ پر ٹھیک سمت میں بیت الخلاء بنانا واجب ہے، البتہ اگر اُس بیت الخلاء میں اپنا رُخ قبلہ کی طرف سے پھیر کر بیٹھے تو جائز ہے۔

(الفتاویٰ الهندية، کتاب الطهارة، صفة الاستنجاء بالماء، ۵۵/۱، دار الكتب العلمية)

دودھ پیتے بچوں کے لیے استقبالِ قبلہ کا حکم

والدہ یا ہر ایسا شخص جو بچوں کو قضائے حاجت کروائے، اس کے لیے ان بچوں کو لے کر قبلہ

کی طرف رکھ کر کے بیٹھنا یا قبلہ کی طرف پشت کر کے بیٹھنا جائز نہیں؛ بلکہ وہ بھی شمالاً یا جنوباً بیٹھ کے قضائے حاجت کروائیں۔

(رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس: ۵۵/۱، دار عالم الكتب)

مریض کے لیے استقبال قبلہ اور استدبار قبلہ کا حکم

جو شخص مرض کی وجہ سے خود اپنا رُخ بدلنے پر قادر نہ ہو تو اس شخص کے تیمار دار قضائے حاجت کے وقت اس کو ایسے طریقے سے اٹھائیں یا لٹائیں کہ بہ وقت قضائے حاجت اس کا رُخ یا پیٹھ قبلہ کی طرف نہ ہو، اسی طرح ہسپتالوں میں بھی انتظامیہ کو چاہیے کہ مریضوں کے بیڈ/بستر قبلہ رُخ پر حتیٰ الوسع بچھانے سے گُریز کریں۔

بیت الخلاء جاتے ہوئے سر ڈھانپنا

بیت الخلاء جاتے ہوئے سر ڈھانپ کے جانا بھی سنت ہے، جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ بیت الخلاء میں داخل ہوتے تھے تو اپنے سر کو ڈھانپ لیتے تھے۔

(السنن الكبرىٰ للبيهقي، كتاب الطهارة، باب تغطية الرأس عند دخول الخلاء، رقم الحديث: ٤٦٤، ٩٦/١، دائرة المعارف، دكن)

پیشاب پاخانہ کی طرف دیکھنے کی ممانعت

اپنے بول و براز کی طرف دیکھنا خلاف ادب ہے، علامہ طحطاویؒ نے لکھا ہے کہ یہ نسیان کو پیدا کرتا ہے۔(كتاب الطهارة: ۳۱/۱، دار الكتب العلمية)

قضائے حاجت کے بعد زمین پر ہاتھ ملنے کا حکم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ”نبی اکرم ﷺ نے جب استنجاء کر لیا تو اپنے ہاتھوں کو زمین پر رگڑا“۔

(سنن الترمذي، كتاب الطهارة، باب: دلك اليد بالأرض بعد الاستنجاء، رقم الحديث: ۵۰، دار السلام)

موجودہ دور میں اس عمل پر قادر شخص کے لیے یہ عمل بھی مسنون ہوگا، بصورت دیگر صابن وغیرہ سے ہاتھوں کو دھو لینا بھی اس کا قائم مقام ہو جائے گا۔

استنجا کے بعد ہاتھ دھونے کا حکم

استنجاء کرنے کے بعد اگر ظنِ غالب ہو کہ ہاتھ صاف ہو گئے ہیں اور بدبو وغیرہ بھی ختم ہو گئی

ہے تو مزید صفائی کے لیے ہاتھ دھونا مسنون ہے؛ لیکن ضروری نہیں ہے، مطلب یہ کہ اگر یہ شخص ہاتھ نہ دھوئے تو عنداللہ مجرم نہیں ہوگا۔

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الطهارة، صفة الاستنجاء بالماء، ۱/۵۵، دار الكتب العلمية)

جن جگہوں میں استنجاء کرنا مکروہ ہے

جن جگہوں میں استنجاء کرنا مکروہ ہے وہ درج ذیل ہیں: پانی میں، حوض یا چشمے کے کنارے، پھل دار درخت کے نیچے، کھیتی میں، ہر ایسے سایہ میں جہاں لوگ بیٹھتے ہوں، مساجد اور عیدگاہ کے پہلو میں، قبرستان میں اور مسلمانوں کی گذرگاہ میں، سورج یا چاند کی طرف منہ کر کے، ڈھلوان (نیچے والی سطح) میں بیٹھ کے اوپر کی جانب پیشاب کرنا، ہوا کے رُخ پر پیشاب کرنا، چوہے، سانپ یا چیونٹی کے بل میں پیشاب کرنا۔ غرض جس جگہ سے بھی لوگوں کا نفع وابستہ ہو اور وہاں ناپاکی یا گندگی ان کے لیے تکلیف دِہ ہو یا اس عمل کی وجہ سے خود اس کو کسی ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہو، وہاں پیشاب پاخانہ کرنا جائز نہیں ہے۔

(البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الانجاس، ۱/ ۶۵۲، دارالكتب العلمية)

قضائے حاجت کا مفصل طریقہ

جب کوئی شخص بیت الخلاء میں جانے کا ارادہ کرے، تو اس کے لیے مناسب ہے کہ ایسے وقت میں ہی چلا جائے جب اس پر قضائے حاجت کا بہت زیادہ تقاضا نہ ہو؛ بلکہ یہ شخص اس حالت کے طاری ہونے سے پہلے پہلے ہی بیت الخلاء میں داخل ہوجائے، اس دوران یہ شخص اپنے ساتھ کوئی ایسی چیز جس پر اللہ کا نام (یا قرآن پاک کی آیت وغیرہ لکھی ہوئی) ہو، نہ لے جائے، اور ننگے سر بھی نہ جائے، جب دروازے کے پاس پہنچ جائے تو بیت الخلاء میں داخل ہونے والی دعا پڑھنے سے قبل ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' پڑھے، پھر دعائے ماثورہ ''اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ'' پڑھے، پھر بایاں پاؤں اندر داخل کرے، پھر زمین کے قریب ہوکر ستر کھولے، پھر اپنے پاؤں کو قدرے کشادہ کر کے اس طرح بیٹھے کہ اس کے بدن کا زیادہ وزن بائیں پاؤں پر ہو، اس حالت میں یہ شخص اُخروی امور (مثلاً: علم دین، فقہ وغیرہ) کے بارے میں نہ سوچے، کوئی شخص اِس کو سلام کرے تو اُسے جواب نہ دے، مؤذن کی آواز اس کے کانوں میں پڑے تو اُس کا جواب نہ دے، اس حالت میں اس کو چھینک آئے تو ''الحمدللہ'' نہ کہے، اپنے اعضائے مستورہ کی طرف نظر نہ کرے، بدن سے نکلنے والی گندگی کی طرف بھی نہ دیکھے، پاخانہ پر

تھوک، ناک کی رینٹھ، اور بلغم وغیرہ نہ تھوکے، بہت زیادہ دیر تک وہاں نہ بیٹھے، آسمان کی طرف نہ دیکھے، بلکہ معتدل کیفیت کے ساتھ رہے، پھر جسم سے خارج ہونے والی نجاست کو پانی ڈال کر اچھی طرح بہا دے، پھر جب فارغ ہو جائے تو شرمگاہ کے نیچے کی جانب موجود رگ پر اپنی انگلی پھیر کے اُسے اچھی طرح پیشاب کے قطروں سے خالی کر دے، پھر تین پتھروں سے اپنے عضو سے نجاست دور کرے، پھر فارغ ہو کے سیدھا کھڑا ہونے سے پہلے پہلے اپنے ستر عورت کو چھپالے، پھر اپنا دایاں پاؤں بیت الخلاء سے باہر نکال کر قضائے حاجت کے بعد کی دعا پڑھے "غُفْرَانَکَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِي أَذْھَبَ عَنِّي الْأَذیٰ وعَافَانِي"۔(ردالمحتار مع الدرالمختار، کتاب الطھارۃ، باب الأنجاس: ۱/۵۹۵، دارعالم الکتب)

قضائے حاجت کے وقت کی احتیاطیں

تکمیل عبادات کے لیے چوں کہ طہارتِ کاملہ ضروری ہے؛ اس لیے قضائے حاجت سے فراغت پر استنجاء کرتے وقت مبالغے کی حد تک اپنے آپ کو پیشاب کے قطروں اور ناپاکی سے بچانا ضروری ہے، بالخصوص موجودہ دور میں جب کہ پختہ بیت الخلاء اور پانی سے استنجاء کرنے کا معمول عام ہو چکا ہے، احتیاط لازم ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ جیسے ہی بیت الخلاء میں داخل ہو، اسی وقت ٹونٹی کھول کے پانی کے ہونے یا نہ ہونے کا اندازہ کرلے، اس کے علاوہ بیٹ الخلاء میں ٹشو پیپر بھی ضرور رکھنے چاہئیں؛ تاکہ بوقت ضرورت ان کو استعمال کیا جاسکے۔

جن مقامات میں ٹونٹیوں کی حالت معلوم نہ ہو وہاں لوٹے کو اوپر اٹھا کر ٹونٹی کے قریب کر کے پانی بھریں، پھر نیچے رکھ دیں، اسی طرح پیشاب کرنے میں احتیاط اس طرح برتی جائے کہ پیشاب فلش میں سامنے کی ٹھوس جگہ میں قوت سے نہ ٹکرائے؛ کیوں کہ اس صورت میں اسی قوت کے ساتھ چھینٹیں اڑنے کا قوی امکان ہوتا ہے، اس سے حفاظت اسی صورت میں ممکن ہے کہ پیشاب فلش کی سائڈوں میں گرے نہ کہ سامنے والے حصے میں۔

آخر میں اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہمیں دین کے اس اہم اور عظیم الشان حکم کو نہایت کامل اور احسن طریقے سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

❁ ❁ ❁